السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ضأن) کا اطلاق صرف دنبہ پر ہوتا ہے یا بھیڑ و دنبہ دونوں پر؟ اور قربانی اس بھیڑ کی جو کہ ایک سال سے کم ہو، مگر چھ مہینہ سے زیادہ کا ہو، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دنبہ و بھیڑ ایک جنس ہے اور اطلاق (ضأن) کا دنبہ و بھیڑ دونوں پر صحیح ہے۔

قال فی لسان العرب: (ضأن من الغنم ذوالصوب) انتھی (لسان العرب، ۳۱ ۲۵۷)

ضان اون والی بھیڑ میں سے ہے۔ ختم شد

وفی مصباح المنیر: (الضأن ذوات الصوف من الغنم) انتھی (المصابح المنیر، ۲ ۳۶۵)

ضان اون والی بھیڑ میں سے ہے۔ ختم شد

پس ذو صوف ہونے میں دونوں مشترک ہیں، دونوں سے اشیاء پشمینہ تیار ہوتی ہے اور جس طرح سے دنبہ چھ ماہ کے بعد جوان ہو جاتا ہے قابل جفت کھانے کے، ویسا ہی بھیڑ بھی چھ ماہ کے بعد جوان ہو جاتا ہے۔ ہم نے خود بھیڑ والوں سے دریافت کیا ہے کہ بھیڑ کتنی مدت میں جوان ہو جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ چھ ماہ کے بعد جوان ہو جاتا ہے۔ پس اس امر میں بھی دونوں مشترک ہیں۔ پس بھیڑ کو جنس دنبہ سے الگ مان کر بھیڑ کو ضأن میں داخل نہیں کرنا اور دنبہ کو داخل کرنا خلاف تفسیر اہل لغت ہے۔ اور مؤلف منح الغفار کا یہ لکھنا کہ پس ضأن وہی ہے کہ (مالہ إلیة) (جس کا کولہا ہے) یعنی دنبہ ہی ضأن النقایہ میں اور طحاوی اور شامی نے حاشیہ در المختار میں، اور صاحب مجالس الابرار نے تبعاً لمؤلف منح الغفار لکھ دیا، یہ قابل حجت نہیں ہے، جب تک لغت یا شرع سے اس کا ثبوت نہ دیں۔ اس لیے یہ قید ''مالہ إلیة'' محض بے دلیل ہے۔ بلکہ دنبہ و بھیڑ ایک ہی جنس ہے اور دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

اور قربانی دنبہ یا بھیڑ کی جو کہ ایک سال سے کم کا ہو، مگر چھ مہینہ سے زیادہ کا ہو اور جوان ہو کر مادہ پر جفت کھانے کے لیے صلاحیت رکھتا ہو، جائز و درست ہے۔

صحیح مسلم و سنن ابی داود و نسائی و ابن ماجہ میں ہے:

''عَن جابِرٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللہ ﷺ: لَاتَذبَحُوا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَن یَعسُرَ عَلَیکُم فَتَذبَحُوا جَذَعَۃً مِنَ الضَّأن'' (صحیح مسلم، رقم الحدیث (۱۹۶۳) سنن اَبی داود، رقم الحدیث (۲۷۹۷) سنن النسائی، رقم الحدیث (۴۳۷۸) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (۱۴۱۳)

''جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسنہ سے کم کو ذبح نہ کرو الا یہ کہ تمہارے لیے دشواری پیش آ رہی ہو تو ضان یعنی بھیڑ یا دنبہ میں سے ایک جذعہ کو ذبح کر سکتے ہو۔''

اور مسند احمد و ترمذی میں ہے:

''عَن اَبِي هُرَيرَةَ قال: سَمِعتُ رَسُولَ اللہِ ﷺ يَقُولُ: نِعمَ اَو نِعمَتِ الاُضحِيَّةُ الجَذَعُ مِنَ الضَّأنِ'' (مسند أحمد (۲/۴۴۴) سنن الترمذي، رقم الحدیث (۱۴۹۹) اس کی سند ضعیف ہے۔

''ابو ہریرہ کے واسطے سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: کیا ہی اچھی قربانی ضان (بھیڑ یا دنبہ) میں سے چھوٹے بچے کی ہے۔''

اور مسند احمد و ابن ماجہ میں ہے:

''عَن اُمِّ بِلَالٍ بِنتِ هِلَالٍ عَن اَبِيهَا اَنَّ رَسُولَ اللہِ ﷺ قَالَ: يَجُوزُ الجَذَعُ مِنَ الضَّأنِ اُضحِيَّةً'' (مسند أحمد (۶/۳۶۸) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۱۳۹)

''ام بلال بنت ہلال کے واسطے سے جو اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضان (بھیڑ یا دنبہ) میں سے جذع کی قربانی جائز ہے۔''

اور ابو داود و ابن ماجہ میں ہے:

''عَن مُجَاشِعٍ مِن بَنِي سُلَيمٍ اَنَّ رَسُولَ اللہ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اِنَّ الجَذَعَ يُوفِي مِمَّا تُوفِي مِنهُ الثَّنِيَّةُ'' (سنن اَبی داود، رقم الحدیث (۲۷۹۹) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۱۴۰)

''مجاشع سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے : جذع کافی ہے، جیسا کہ دودانتا کافی ہے۔ ''

اور نسائی میں ہے :

''عَن عُقبَۃَ بنِ عامِرٍ قالَ : ضَحَّینا مَعَ رَسولِ اللہِ ﷺ بِجَذَعٍ مِن الضَّأنِ '' (سنن النسائی، رقم الحدیث : ۴۳۸۲)

''عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا : ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ضان کے جذع کی قربانی کی۔ ''

اور کشاف القناع (صفحہ ۶۳۵) جو بڑی معتمد کتاب فقہ الحنابلۃ میں ہے، اس میں مرقوم ہے :

'' ولایجزیٔ فی الأضحیۃ ہو کدم تمتع نحوہ إلا الجذع من الضأن، وھو مالہ ستۃ أشھر، ویدل لإجزائہ ماروت أم بلال بنت ھلال عن أبیھا أن رسول اللہ ﷺ قال : تجزیٔ الجذع من الضأن أضحیۃ، رواہ ابن ماجہ، والھدي مثلہ، والفرق بین جذع الضأن والمعز أن جذع الضأن ینزو فیلقح بخلاف الجذع من المعز، قالہ ابراھیم الحربي، ویعرف کونہ أجزع بنوم الصوف علی ظھرہ، قال الخرقي : سمعت أبي یقول : سألت بعض أھل البادیۃ: کیف یعرفون الضأن إذا أجذع؟ قالوا : لاتزال الصوفۃ قائمۃ علی ظھرہ مادام حملا، فإذا نامت الصوفۃ علی ظھرہ علم أنہ أجذع '' (کشاف القناع للبھوتی : ۲/ ۵۳۱)

''اور قربانی میں جائز نہیں ہے اور اسی طرح تمتع کے دم میں سوائے ضان کے جذع کے اور یہ وہ ہے جو چھے ماہ کا ہو۔ اس کے جواز کی دلیل ام بلال بنت ہلال کی وہ روایت ہے جو وہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ضان کے جذع کی قربانی جائز ہے۔ اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے۔ اور ہدی بھی اسی کے مثل ہے۔ ضان کے جذع اور معز میں فرق یہ ہے کہ ضان کا جذع جفتی کرتا ہے اور حاملہ بناتا ہے، بخلاف معز کے جذع کے۔ یہ قول ابراہیم حربی کا ہے۔ اس بچے کی بلوغت کی پہچان اس کی پٹھ پر اون کے بیٹھ جانے سے ہوگی۔ خرقی نے کہا ہے : میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اہل بادیہ میں سے کسی سے پوچھا : ضان یعنی بھیڑ یا دنبے کے بارے میں کیسے پتا لگاتے ہو کہ وہ بالغ ہوگیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ جب تک اون اس کی پٹھ پر رہتا ہے، پھر جب یہی اون اس کی پٹھ پر بیٹھ جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ جذع ہوگیا۔ ''

اور کتاب منتہی الارادات (صفحہ ۷۰۹) میں ہے :

'' (ولایجزیٔ) فی ھديٍ واجبٍ ولاأضحیۃ (دون جذعِ ضأنٍ)وھو (مالہ ستۃ أشھرٍ)کوالمن، لحدیثِ : یُجزِیٔ الجذعُ من الضَّأنِ أُضحیۃً، رواہُ ابنُ ماجہ، والْھدْيُ مثْلُھا، ویُعرفُ بنوم الصُّوفِ علی ظَھرہِ، قالہ الخرقيّ عن أبیہ عن أھلِ البادیۃ'' (شرح منتھی الإرادات : ۱/ ۶۰۲)

''واجب ہدی اور قربانی میں ضان کے جذع سے کم جانور کفایت نہیں کرتا، جو پورے چھے ماہ کا ہو، کیونکہ حدیث میں ہے : ضان کا جذعہ قربانی میں کافی ہے۔ ہدی بھی اسی طرح ہے۔ جذع کی پہچان اس کی پٹھ پر اون کے بیٹھ جانے سے ہوتی ہے، جیسے خرقی نے اپنے والد کے واسطے سے دیہات والوں سے ذکر کیا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب